السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآنی اور غیر قرآنی تعویذ کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیر قرآنی تعویذ اگر ہڈیوں، طلسموں، گھونگوں اور بیڑییئے کے بالوں وغیرہ کی صورت میں ہوں تو وہ منکر اور حرام ہیں اور ان کی حرمت نص سے ثابت ہے لہذا کسی بچے یا بڑے کے لئے تعویذوں کا استعمال جائز نہیں ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

«من تعلق تمیمة فلا اتم اللہ لہ ٗ ومن تعلق ودعة فلا ودع اللہ لہ»

''جو شخص تعویذ لٹکائے، اللہ تعالی اس کی خواہش کو پورا نہ فرمائے اور جو سیپی وغیرہ لٹکائے، اللہ تعالی اسے آرام نہ دے۔''

اور ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ :

«من تعلق تمیمة فقد اشرک»

''جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔''

اگر تعویذ کا تعلق قرآن مجید یا معروف اور پاکیزہ دعاوں سے ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض نے اسے جائز قرار دیا ہے، سلف کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اسے انہوں نے مریض پر پڑھ کر دم کرنے کی طرح قرار دیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ بھی جائز نہیں، عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ سلف وخلف کی ایک جماعت کا یہی مذہب ہے کہ تعویذ لٹکانا جائز نہیں خواہ وہ قرآنی الفاظ پر مشتمل ہوتا کہ سد ذریعہ ہو، مادہ شرک کی بیخ کنی ہو اور عموم کے مطابق عمل ہو کیونکہ وہ احادیث جن میں تعویذوں کی ممانعت ہے، وہ عام ہیں اور ان میں کسی استثنائی صورت کا ذکر نہیں ہے۔ لہذا واجب یہ ہے کہ عموم کے مطابق عمل کیا جائے اور وہ یہ کہ کسی قسم کے تعویذ کا استعمال بھی جائز نہیں کیونکہ قرآنی تعویذوں کا استعمال پھر غیر قرآنی تعویذوں تک پہنچا دیتا ہے اور معاملہ خلط ملط ہو جاتا ہے۔ لہذا واجب یہ ہے کہ تمام قسم کے تعویذوں کے استعمال کی ممانعت ہو اور واضح دلیل کی وجہ سے یہی موقف درست ہے۔ اگر ہم قرآن اور پاکیزہ دعاوں پر مشتمل تعویذ کو جائز قرار دے دیں تو پھر اس سے دروازہ کھل جائے گا اور ہر شخص جیسا چاہے گا تعویذ استعمال کرے گا، اگر منع کیا جائے تو وہ کہے گا کہ یہ تو قرآن یا پاکیزہ دعاوں پر مشتمل ہے، اس سے دروازہ کھل جائے گا، شگاف بڑا ہو جائے گا اور ہر طرح کے تعویذوں کا استعمال ہونے لگے گا۔

تعویذوں کی ممانعت کی ایک تیسری وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ آدمی ان کے ساتھ بیت الخلاء اور دیگر گندی جگہوں پر بھی چلا جاتا ہے، جب کہ یہ جائز نہیں کہ انسان اللہ تعالی کے پاک کلام کو لے کر بیت الخلاء یا کسی گندی جگہ میں جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص171

محدث فتویٰ